خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات | 19۔ دسمبر 1996ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 46-81 نمبر 290 | جمعرات 7 شعبان۔ 1417ھ 19 فتح 1375ھش 19 دسمبر 1996ء

پوری سوزش اور گدازش سے جب دعا کی جاتی ہے تو وہ قبول ہوتی ہے

لوگ کہتے ہیں کہ دعا کرو۔ دعا کرنا مرنا ہوتا ہے۔ اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنی ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دعا کرتا ہے۔ دعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مرجاتا ہے۔ مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعویٰ کرے کہ میری پیاس بجھ گئی ہے یا یہ کہ اسے بڑی پیاس تھی وہ جھوٹا ہے ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہوگی۔ پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب دعا کی جاتی ہے حتیٰ کہ روح گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر گر جاتی ہے۔ اور اسی کا نام دعا ہے۔ اور الٰہی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دعا ہوتی ہے تو خدا تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے اور یا اسے جواب دیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی اس رحمت کا نام جو بغیر کسی عوض یا انسانی عمل، محنت اور کوشش کے انسان کے شامل حال ہوتی ہے رحمانیت ہے مثلاً اللہ تعالیٰ نے نظام دنیا بنا دیا' سورج پیدا کیا' چاند بنایا' ستارے پیدا کئے' ہوا' پانی' اناج بنائے۔ ہماری طرح طرح کی امراض کے واسطے شفا بخش دوائیں پیدا کیں۔ غرض اسی طرح کے ہزاروں ہزار انعامات ایسے ہیں کہ بغیر ہمارے کسی عمل یا محنت و کوشش کے اس نے محض اپنے فضل سے پیدا کر دیئے ہیں۔ اگر انسان ایک عمیق نظر سے دیکھے تو لاکھوں انعامات ایسے پائے گا اور اس کو کوئی وجہ انکار کی نہ ملے گی اور ماننا ہی پڑے گا کہ وہ انعامات اور سامان راحت جو ہمارے وجود سے بھی پہلے کے ہیں بھلا وہ ہمارے کس عمل کا نتیجہ ہیں؟

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 640)

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری احمد منور نصراللہ خان صاحب ابن محترم چوہدری احمد شکراللہ خان صاحب بقضاء الٰہی مورخہ 96-12-17 کو ڈسکہ میں وفات پا گئے۔ موصوف حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کے بھتیجے تھے۔ ان کا جنازہ محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے بعد عصر ڈسکہ میں پڑھایا۔ اور ڈسکہ کے مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین میں معززین شہر کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ قبر تیار ہونے پر محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب نے دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

ولادت

○ مکرم مقبول احمد صاحب ناصر آف کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے 11۔ دسمبر 1996ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت "اسامہ ناصر" نام عطا فرمایا ہے۔ یہ بچہ مکرم رانا عبدالرب خان صاحب دارالصدر شرقی نمبر2 کا نواسہ ہے اور مکرم ممتاز حسین صاحب امتیاز کینیڈا کا پوتا ہے۔ احباب سے نومولود کی درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاندان حضرت بانی سلسلہ احمدیہ میں نکاح کی بابرکت تقریب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مورخہ 96-11-15 کو عزیزہ نجم السحر بنت مکرم صاحبزادہ مرزا شمیم احمد صاحب کے نکاح کا اعلان مکرم شفاعت فیصل احمد خان صاحب ابن مکرم محمود احمد خان صاحب کے ہمراہ پچیس ہزار روپے یو۔ ایس ڈالر حق مہر پر لندن میں فرمایا۔

اس نکاح میں حضرت صاحب عزیزہ نجم السحر کے ولی۔ صاحبزادہ مرزا انیس احمد صاحب (برادر اکبر مرزا شمیم احمد صاحب) کے وکیل بھی تھے۔ مکرم شفاعت فیصل احمد خان صاحب کی طرف سے وکالت کے فرائض ان کے والد مکرم محمود احمد خان صاحب نے انجام دیئے۔

محترمہ عزیزہ نجم السحر صاحبہ حضرت صاحبزادی آصفہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی بھتیجی ہیں۔ نیز حضرت صاحبزادی نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی نواسی اور حضرت مرزا سلطان احمد صاحب کی پڑپوتی ہیں اور محترم عزیز شفاعت فیصل احمد خان مکرم کرنل مرزا داؤد احمد صاحب کے نواسے اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے پڑنواسے ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے جماعت احمدیہ اور جانبین کے لئے بابرکت فرمائے۔

تمغہ برائے حسن کارکردگی

مکرم محمد عبدالمالک صاحب مینیجر نیشنل بینک ربوہ' سے لکھتے ہیں۔

○ کراچی نیوکلیئر پاور پلانٹ کراچی میں مورخہ 9۔ اکتوبر 96ء کو پلانٹ کی سلور جوبلی کی تقریب منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی جناب فاروق احمد خان لغاری صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان تھے۔ تقریب میں گورنر وزیر اعلیٰ سندھ اور صوبائی وزراء کے علاوہ لوگوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس موقعہ پر گزشتہ پچیس برس کے دوران پلانٹ پر اعلیٰ کارکردگی اور غیر معمولی خدمات کے اعتراف میں ملازمین کو گولڈ میڈل اور تعریفی اسناد بھی دی گئیں۔

احباب جماعت کے لئے یہ امر باعث خوشی و مسرت ہوگا کہ عزت مآب صدر مملکت نے جناب ارشد احمد صاحب محمود (فورمین) کو گولڈ میڈل عطا کیا۔ یہ اعزاز ان کی اعلیٰ خدمات' حسن کارکردگی اور پیشہ وارانہ صلاحیتوں کے اعتراف میں دیا گیا۔ علاوہ ازیں سلور جوبلی کے موقعہ پر 25 سالہ خدمات کے اعتراف پر اعزازی شیلڈ بھی ادارے کی طرف سے ملی ہے۔

ارشد احمد صاحب محمود خاکسار کے ماموں جان چوہدری غلام محمد پرویز صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گنج مغل پورہ لاہور کے صاحبزادے اور چوہدری شاہ محمد صاحب شاہد (وفات یافتہ) کے نواسے ہیں۔

دنیاوی اعزازات کے علاوہ موصوف دینی خدمات میں بھی سرگرمی سے حصہ لیتے ہیں مجالس ہائے خدام الاحمدیہ عزیز آباد اور صدر کراچی میں نائب زعیم اور نائب قائد اول رہ چکے ہیں نیز جماعت احمدیہ ماری پور میں مختلف شعبہ جات کے سیکرٹری اور صدر بھی رہ چکے ہیں آجکل بھی قائم مقام صدر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ اعزاز ہر اعتبار سے مبارک کرے اور آئندہ بھی مزید ترقیات عطا فرمائے۔ آمین

اے لوگو! خدا سے ڈرو اور در حقیقت اس سے صلح کر لو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

19- فتح 1375 ہش   19 - دسمبر 1996ء

خدا تعالیٰ کی پسندیدگی- حقیقی عزت

بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ بچے اپنے ماں باپ کا گھر چھوڑ کر بھاگ جاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ انہیں نہ صرف مارا پیٹا جاتا ہے بلکہ بے عزت بھی کیا جاتا ہے۔ جہاں تک مار پیٹ کا تعلق ہے وہ تو برداشت کرسکتے ہیں لیکن بار بار بے عزت کئے جانا برداشت نہیں کیا جاسکتا اور اس لئے وہ گھر سے بھاگ جاتے ہیں بعض لوگ اپنے محلے میں کوئی ایسا کام کرتے ہیں کہ لوگ انہیں عزت سے نہیں دیکھتے۔ بلکہ ظاہر و باہر ان کو بے عزت کرتے ہیں۔ اور یہ سلوک دیکھ کر وہ محلّہ ہی چھوڑ جاتے ہیں۔ بعض لوگ شہر ہی چھوڑ جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگرچہ بعض لوگ برا کام کرکے بھی اپنے جیسے لوگوں میں تو اپنے آپ کو معزز ہی سمجھتے ہیں لیکن ان جیسے لوگ' ایک مخصوص طبقہ ہوتے ہیں اور تعداد میں بہت کم۔ اگر سارے معاشرے پر نظر دوڑائی جائے تو وہ کسی برے کام کرنے والے کو عزت کی نظر سے نہیں دیکھتے۔ اور لوگ بھی جانتے ہیں کہ اس معاشرے میں کون کون کتنا باعزت شخص ہے۔ اسی کے مطابق ان کی قدر کی جاتی ہے۔ ان کی پذیرائی کی جاتی ہے اور انہیں معاشرے کے لئے مفید سمجھا جاتا ہے۔

لیکن ایک جگہ ایسی ہے جسے عام طور پر انسان یاد نہیں رکھتا جہاں اس کی عزت اور بے عزتی کا ایسا سوال پیدا ہوگا کہ ویسا سوال کبھی پہلے پیدا نہیں ہوا۔ وہ مقام ہے قیامت کا۔ وہ لوگ جو مانتے ہیں کہ ایک روز قیامت برپا ہونے والی ہے وہ بھی اس بات پر پوری طرح نگاہ نہیں رکھتے کہ وہاں کیا ہوگا۔ جب یہاں ہم ایک گھر میں یا ایک محلّہ میں یا ایک شہر میں اپنی بے عزتی برداشت نہیں کرسکتے تو وہ مقام جہاں دنیا بھر کے لوگ اکٹھے ہونگے اور جب ہم دنیا بھر کہتے ہیں کہ تو اس کا مطلب کسی ایک وقت یا ایک زمانے کے لوگ نہیں بلکہ جب سے انسان اس دنیا میں آیا ہے اس وقت سے لے کر اس وقت تک جب کہ قیامت برپا ہوگی۔ اندازہ کیجئے کہ یہ انسانوں کا (لوگوں کا) کتنا بڑا ہجوم ہوگا۔ اس دنیا میں بھی انسانوں نے بڑے بڑے ہجوم تو دیکھے ہیں لیکن کتنے بڑے۔ چند ہزار لوگ یا چند لاکھ لوگ یا چند کروڑ لوگ۔ لیکن اس مجمعے کا جو قیامت کے دن موجود ہوگا اندازہ بھی نہیں لگایا جاسکتا۔ اگر ایک ہی وقت میں دنیا میں اربوں ارب لوگ موجود ہوتے ہیں تو جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے اس وقت سے لے کر اس وقت تک جب دنیا ختم ہوگی لوگ کھربوں کھرب سے بھی زیادہ ہونگے۔ وہاں یہ فیصلہ کیا جائے گا کہ کس کو عزت ملے اور کس کو بے عزتی۔ اور وہاں کوئی انسان کوئی ایسی بات بھی کر نہیں سکے گا جس سے وہ اپنی بے عزتی کے داغ کو عزت کی چمک میں بدل لے۔ کیونکہ جیسا کہ ہم جانتے ہیں یہ دنیا جس میں ہم زندگی گذار رہے ہیں فصل بونے کا مقام ہے اور جب ایک دفعہ فصل بو دی جاتی ہے تو اسے بدلا نہیں جاسکتا۔ اسے وہی فصل کاٹنی پڑتی ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔ اس دنیا میں بونا ہے اور اگلی دنیا میں کاٹنا ہے اور کاٹنے کا وقت شروع ہوتا ہے قیامت کے وقت سے گویا کہ جو کچھ یہاں بویا گیا وہی وہاں کاٹا گیا۔ یہاں عزت کی زندگی گزاری۔ وہاں بھی عزت ملے گی اور اگر یہاں کسی شخص نے عزت کی زندگی نہیں گذاری ایسے کام نہیں کئے جو خدا تعالیٰ کو پسندیدہ ہوں۔ خدا تعالیٰ کے احکام کی تعمیل نہیں کی تو یقیناً کہا جاسکتا ہے کہ اس نے یہاں اچھی فصل نہیں بوئی وہاں اس کا پھل شیریں نہیں ہوگا۔ پھل بھی تلخ ہوسکتا ہے اور فصل بھی کانٹے دار ہوسکتی ہے۔ گویا کہ یہاں ہمیں اس بات کا خیال رکھنا لازمی ہے کہ اگر ہم چھوٹی چھوٹی سی بے عزتیوں کو برداشت نہیں کرسکتے تو اس بڑی بے عزتی کو کس طرح برداشت کریں گے جس کا تعلق دنیا کے تمام لوگوں سے ہے۔ جہاں ہم تمام لوگوں کے سامنے یا عزت حاصل کریں گے یا خدانخواستہ بے عزتی۔

اگر ہم اس بات کو پیش نظر رکھیں تو یقیناً اس دنیا میں ہم ہر بات جو کہیں اور ہر کام جو کریں اور ہر معاملہ جو اپنوں اور غیروں کے ساتھ درپیش ہو اس میں ہم ایسا رویہ اختیار کریں کہ حصول عزت آسان ہو جائے۔ اگر ہم ایسا نہ کرسکیں تو وہاں ہمیں عزت نہ مل سکے گی۔

پس وہاں عزت حاصل کرنے کے لئے جہاں حقیقی مقام ہے عزت کا ہمیں اس دنیا میں کوشش کرنا لازمی ہے۔ اپنوں کے ساتھ۔ غیروں کے ساتھ ہر معاملے میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی کو مدنظر رکھ کر کام کیا جائے تو وہاں عزت ملے گی اور اگر یہاں ہم اپنی کم فہمی سے یا فطرت کے مسخ ہو جانے سے اچھے کام نہ کرسکیں تو ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ عزت جس کے پیچھے ہم بھاگتے ہیں وہ ہمیں ہرگز نہ مل سکے گی۔ قیامت کا دن وہ دن ہے جب ہمارے اعمال پرکھے جائیں گے۔ ان کو ترازو میں رکھا جائے گا ان کا فیصلہ کیا جائے گا۔ اور وہاں کسی بری چیز کو اچھی چیز میں بدلا نہ جاسکے گا۔ جو کچھ یہاں سے لے جائیں گے وہی کچھ وہاں ملے گا۔

پس ہمیں اس دنیا کی عزت کا بھی خیال رکھنا چاہئے اور اس سے زیادہ اگلی دنیا میں بھی عزت کا خیال رکھنا چاہئے۔ ان دونوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ یہ دونوں خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ یہاں بھی خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں اور یہاں کی خدا تعالیٰ کی خوشنودی کے نتیجہ میں وہاں بھی خوشنودی حاصل کریں۔ یہاں تو ہم پھر بھی بے عزتی برداشت کرلیتے ہیں۔ ذلت برداشت کرلیتے ہیں اس کی کوئی نہ کوئی تاویل کی جاسکتی ہے۔ بے عزتی کو عزت بھی سمجھا جاسکتا ہے اور لوگوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ذلت بھی برداشت کرلی جاتی ہے۔ لیکن وہاں کی ذلت برداشت نہ کی جاسکے گی۔ ویسے بھی یہاں جن لوگوں کے سامنے ہماری بے عزتی یا ذلت ہوتی ہے ان کی تعداد ہی کیا ہے، بمقابلہ اس تعداد کے جن کے سامنے ہماری عزت یا بے عزتی قیامت کے روز ہوگی۔

یہ بات اتنی واضح ہے کہ اس کے متعلق مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں صرف دعا کی جاسکتی ہے اور خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے تدبیر کو کام میں لایا جاسکتا ہے اور جب ہم دعا کریں تو صرف اپنے لئے نہیں سب کے لئے دعا کریں کہ اس طرح دعا زیادہ موثر ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس روز عزت بخشے۔

خدا کرے کہ ہم اس دنیا میں بھی خدا تعالیٰ کی پسندیدگی کی عزت حاصل کرسکیں اور اگلی دنیا میں بھی ہمیں عزت ملے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

فت لائبریری ربوہ

ہومیوپیتھی کلاس نمبر 100

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف ہومیو ادویہ کے خواص اور استعمالات کا تذکرہ

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام "ملاقات" میں 7 اگست 1995ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن (7- اگست 1995ء) حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام ملاقات میں مختلف ہومیو ادویات کے خواص اور استعمالات کا تذکرہ جاری رکھا اور فرمایا کہ اگر کسی شخص کا جسم مضبوط ہو اور Muscular ہو اور پھر گندگی کی Look ہو تو اس میں گریفائٹس زیادہ کار آمد ہے۔ اگر مریض ٹھنڈا ہو اور گندہ ہو' یعنی نہایا ہوا بھی ہو لیکن گندہ گندہ ہی لگے اس کے لئے سورائینم مفید ہے۔ اگر گرمی کا مزاج ہو اس صورت میں سلفر۔

ذہنی تناؤ کے لئے' پیچش کے مادے سے ایک ہومیو دوائی بنائی ہوئی ہے اس کا نام Dysentery ہے۔

Dysentery CO 200 اگر کرانک پیچش ہو تو ایسا مریض ہمیشہ ٹینشن میں رہتا ہے۔ اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے اعصاب پر۔ تو اس لئے اسی سے مریض ٹھیک بھی ہو سکتا ہے۔

Home Sickness کے لئے کیپسیکم بہتر ہے۔

Post Operative Vomiting کے لئے فاسفورس اگر کلوروفارم یا اس سے ملتی جلتی نیند آور چیزیں استعمال کی گئی ہوں تو فیرم میٹ اپریشن کے بعد استعمال کر کے دیکھنا چاہئے۔ فیرم فاس وغیرہ تو اچھے رہتے ہیں عموماً۔

جو بچہ رونے کی بار بار شکلیں بناتا ہے کہ گویا رو رہا ہے۔ اس کے لئے سٹیفی سیگریا اور کیمو میلا۔ اگر کیمو تھراپی بہت زیادہ ہوئی ہو تو پائرو جینم۔ اگر نزلے وغیرہ کے دوران کان میں انفیکشن وغیرہ ہو جائے تو ایلیئم سیپا دیں۔ سوائے اس کے کہ بچوں میں بہت زیادہ غصہ اور بدتمیزی پائی جائے پھر کیمو میلا ہے۔ اگر رونے کا رجحان بہت پایا جائے اور نرمی ہو تو پھر پلسٹیلا۔ یہ دوائیں ہیں جو وقتی طور پر تکلیفیں ہیں ان میں کام آتی ہیں۔

نزلے کے وائرس کے لئے جو نسخے ڈاکٹر بتاتے ہیں وہ ایک دور میں آ کر بالکل فائدہ نہیں دے رہے ہوتے اور بعض دفعہ ایک مریض کو بھی ایک سے زیادہ نسخے دینے پڑتے ہیں۔ اس لئے نزلہ اور انفلوئنزہ' نزلاتی بخاروں اور بیماریوں کے لئے آپ کو ساتھ ساتھ علاج میں ضروری تبدیلیاں کرتے رہنا پڑیں گی۔ اور ایک نسخہ پر انحصار نہیں ہو سکتا۔ ایک نسخہ نزلے کے لئے ہے جیلسیمیم' آرسینک اور بیلاڈونا فلو کے خلاف شروع میں دینے کے لئے اس میں ایکونائیٹ بھی ڈال دیا جائے تو مفید ہے۔ اگر چھٹے کے طور پر علاج کرنا ہو وقت نہ ہو پہچان کا تو شروع میں Repeat کیا جائے تو بہت مفید ہے۔ لیکن اس کے باوجود جو رہ جاتا ہے اس کا اور علاج کرنا پڑتا ہے۔ پاکستان میں میں جو نسخہ دیا کرتا تھا وہ تھا یوپی ٹوریم' برائیونیا' آرسینک اور جلسیمیم۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ گزشتہ رات میں بالکل ٹھیک سویا تھا۔ آدھی رات کو جب میں اٹھا تو چھاتی پر وزن اور درد اور کچا کچا احساس ہوا جیسے لمبا عرصہ رہنے والی بلغم ہو۔ میں نے یہ نسخہ یوپی ٹوریم' برائیونیا' آرسینک اور جلسیمیم بنوایا۔ اس بلغم میں کرختگی اور سختی ہے۔ کوئی اس میں نرمی نہیں۔ الگ نہیں ہوتا لیکن سوزش سی موجود ہے۔ تو اس پر یہ نسخہ بھی بنوا لیا۔ اور انفلوئنزیم والا ہے وہ بھی استعمال کیا اس سے ایک تو یہ فائدہ ہوا کہ چھاتی پر جو دباؤ ہے وہ ہفتہ دس دن تک ٹھہرا رہتا تھا وہ اوپر منتقل ہوا پھر ناک تک آیا۔ لیکن اس دوا سے مجھے بہت فرق پڑا۔ لیکن ایک سٹیج پر آکر ٹھہر گیا۔ پھر جب ناک کی طرف منتقل ہوا تو نیٹرم میور 200 کھائی اور ایک دو خوراکوں سے فرق پڑ گیا۔ پھر اس کے بعد نزلاتی کیفیت میں تو بہت فرق تھا لیکن جسم میں ایسی دکھن جیسے ملیریا کی ہو اور کمزوری کا احساس جیسے ایک دم بیماری دوبارہ حملہ کرے۔ اس وقت رسٹاکس 200 اور ایکونائیٹ 200 کھائی اور صبح سیر پر گیا ہوں تو بالکل ریلیف ہو چکا تھا۔ کوئی درد جسم میں باقی نہیں' کوئی کمزوری کا احساس نہیں۔ دوا کا اصل طریق یہ ہے کہ مریض کو جو دوائی دی جائے اس مریض کو زیر نظر رکھیں اس سے بار بار رپورٹ لیں۔ اصل ہومیو پیتھک علاج یہ ہے کہ ساتھ ساتھ نظر رکھیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہر احمدی خود اپنا ڈاکٹر بن جائے اور خود اپنا علاج کرے۔

فاسفورس بھی اس میں کام آتا ہے۔ لیکن اگر گلے میں آکر خراش ٹھہر جائے اور بار بار تنگ کرے اور ہنسنے سے' خاص طور پر قہقہہ لگانے سے بہت تکلیف بڑھ جائے تو اس میں فاسفورس مفید ہے۔ کیمفر اس میں کوئی مفید نہیں ہے۔ لیکن Vicks میں ان لوگوں نے ڈالا ہوا ہے۔ شاید اس لئے کہ وہ جراثیم کا Antidote ہے۔ لیکن اس کے وائرس کو کچھ نہیں کہتا۔ کیمفر میں تشنجاتی کیفیات بہت نمایاں ہیں اور ٹھنڈ۔ اگر جسم ٹھنڈا ہو اور تشنج کی کیفیت پائی جائے تو کوئی بھی بیماری ہو اس میں کیمفر مفید ہوگا۔ اس لئے ہیضے میں خاص طور پر ایسے ہیضے میں جس میں بہت زیادہ ڈسچارج نہیں ہوتے لیکن اچانک سارے جسم کی توانائی ڈوب جاتی ہے۔ اور ٹھنڈی جلد' ٹھنڈا پسینہ اور تشنج ہیں اس میں کیمفر کی چھوٹی طاقت میں عموماً 30 تک بہت مفید ہے۔ غیر معمولی فائدہ پہنچتا ہے۔ اگر علامتیں یہ ہوں تو جادو کی طرح کام کرتا ہے۔ کیمفر میں ایکونائیٹ کی ساری چیزیں اس میں پائی جاتی ہیں سوائے ٹھنڈ کے۔ اگر ایکونائیٹ کی طرح اچانک بیماری پیدا ہو اور اس میں خوف بہت غالب ہو اور پھر تشنج بھی ایکونائیٹ میں پایا جاتا ہے وہ بھی ہو۔ اگر مریض ٹھنڈا ہو اور ڈوب گیا ہے' سب کچھ اس کا پھر ایکونائیٹ نہیں دینا پھر کیمفر علاج ہے۔ اگر اس میں Violence ہے اور بہت زیادہ تپش سے سارا تمتمایا ہوا جسم ہے۔ اس صورت میں ایکونائیٹ اچھا رہتا ہے۔ کیمفر کا کینتھرس سے بھی ایک تعلق ہے۔ کینتھرس میں جو گردوں کی جھلیاں متورم ہو جاتی ہیں۔ اور اس سے ساری پیشاب کی نالی پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اور ایک جھوٹا احساس Excitement کا پیدا ہو جاتا ہے۔ جو بیماری ہے اصل میں۔ اس لئے ایسے مریض کے لئے بڑی مصیبت ہے اور قطرہ قطرہ پیشاب آکر جہاں سے بھی گزرتا ہے وہ جگہ جلاتا ہے۔ یہ علامتیں ایک حد تک کیمفر میں بھی پائی جاتی ہیں اس لئے بعض لوگ کیمفر کا اینٹی ڈوٹ کینتھرس بتاتے ہیں۔ کیمفر کوئی عارضی دوا نہیں بلکہ مستقل طور پر بھی بعض نمایاں بیماریوں کے بداثرات مٹانے کے لئے مفید ہے۔

ایک آدمی سب کچھ بھلا بیٹھے اور پھر آنکھیں بند کر لیتا ہے لگتا ہے سویا ہوا ہے' کوئی جواب نہیں دیتا۔ مگر سویا نہیں ہوتا۔ ایک قسم کا دنیا سے بے تعلق سا ہو جاتا ہے۔ اس میں بھی کیمفر اچھی دوا بتائی جاتی ہے۔ اس میں جنون اور شدید غصہ کی علامت پائی جاتی ہے۔ یہ علامت کینتھرس اور ہائیوسمس میں بھی ملتی ہے۔ اگر رحم کے انفیکشن کے نتیجے میں بخار ہو تو پائرو جینم اور سلفر کے علاوہ کیمفر بھی اچھی دوا ہے۔ اگر جسم ٹھنڈا ہو تو کیمفر سے علاج شروع کرنا چاہئے۔ بعض اوقات بخار دب جاتا ہے اور جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اس وقت سلفر کی بجائے کیمفر ضروری ہے جب وہ بخار کو باہر جسم پر ظاہر کر دے اور مزید علاج نہ کر سکے تو پھر سلفر اور پائیرو جینم ملا کر دینی چاہئے۔ اس کے ٹھنڈے ہونے کی ایک خاص علامت ہے۔ کپڑا اتار پھینکنا۔ اس کا مطلب ہے اندرونی گرمی کا احساس جو ہے وہ بہت شدت سے ہوتا ہے۔ تو آدمی حیران ہوتا ہے کہ بالکل ٹھنڈے پسینے میں تربتر لیکن بالکل کپڑا نہیں لے سکتا۔ اور یہ چیز کہ کپڑا نہ لینا سی کیل میں بھی پائی جاتی ہے بڑی نمایاں ہے۔ لیکن فرق یہ ہے کہ سی کیل کا مریض گرمی محسوس کرتا ہے اور اس کا جسم گرم ہوتا ہے لیکن کپڑا نہیں لیتا۔ کیمفر کے مریض کا جسم ٹھنڈا ہوتا ہے اور کپڑا نہیں لیتا۔ کیمفر کا مزاج کیمو میلا سے بھی ملتا ہے۔ کیمفر بہت کم استعمال کی جاتی ہے کیونکہ لوگوں نے اس کو اتنا زیادہ شروع کی علامتوں سے باندھ دیا ہے۔ کہ نزلہ شروع ہوتے ہی کیمفر دے دو۔ کوئی بیماری شروع ہوتے ہی کیمفر دے دو تو ایکونائیٹ کا ایک متبادل مگر اس سے پہلے کی سٹیج کا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عام طور پر جو انفیکشن شروع ہوتے ہیں پہلے ٹھنڈ کا احساس ہوتا ہے تو جسم کا ٹھنڈا ہونا اور ری ایکشن کی کمی یہ کیمفر کو بتاتا ہے۔ اس لئے کیمفر عام طور پر اسی حد تک محدود ہو گئی ہے۔ مگر کیمفر اپنی ذات میں مستقل بیماریوں میں استعمال ہونے کے لئے بڑی اچھی دوا ہے۔

کیمفر میں ایک عجیب Alternation of heat and Cold کی اس طرح پائی جاتی ہے کہ جب ٹھنڈا جسم ہو تو اس کے باوجود جس طرح Cover برداشت نہیں کرتا لیکن بیچ میں سچ مچ ایک Flash of Heat بھی آتا ہے اور جسم گرم بھی ہو جاتا ہے۔ اور یہ دونوں حالتیں ادلتی بدلتی رہتی ہیں یعنی ٹھنڈا جسم مگر پھر اچانک Flash یہ وہی بات ہے کہ بخار دب جائے تو جسم باہر سے ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور اندر ریڑھ کی ہڈی کی طرف چلا جاتا ہے۔ دماغ پر حملہ کرتا ہے' بار بار جسم اس کے خلاف مدافعت کرتا ہے اور بخار اسے دھکیل کر باہر لانے کی کوشش کرے تو جسم کبھی

ایک اچھی بات

خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق کے نتیجہ میں جو خوشحالی پیدا ہوتی ہے وہ اس دنیا میں بھی جنت کے سامان پیدا کر دیتی ہے اور اخروی جنتوں کا بھی انسان کو وارث بنا دیتی ہے۔

ٹھنڈا، کبھی گرم تو اس صورت میں بھی کیمفر بہت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

عورتوں کے جب Menses بند ہونے کا وقت آتا ہے تو بسا اوقات چہرے کی گرمی، Flashes اور کئی قسم کی تکلیفیں اس کے ساتھ لگ جاتی ہیں۔ اس میں اور دواؤں کے علاوہ کیمفر کو بھی پیش نظر رکھنا چاہئے۔ ایسی عورتوں میں جہاں کیمفر مفید ہے وہاں اگر وہ کپڑا اتارے تو سخت ٹھنڈ محسوس کرتی ہے اور کپڑا اوڑھے تو پسینہ سے تربتر ہو جاتی ہے یہ اگر علامت ہو تو ایسی عورتوں میں کیمفر معین دوا ہے۔

اس کی سردرد عام طور پر سارے سر کی نہیں ہوتی یا سر کی پشت پر ہو گی یا بالکل سامنے۔ ایسا سر درد جو سر کے پچھلے حصے میں ہو اور گردن کے نچلے حصے میں محدود ہو جائے اور اس کے ساتھ Throbbing دھڑکن پائی جائے تو کیمفر اس کا عمدہ علاج ہے۔ اور کوئی علامت بھی علامت نہ ہو، سر کے پچھلے حصے میں Throbbing بہت زیادہ ہو تو کیمفر علاج ہے۔ سارے سر کی درد کیمفر میں نہیں ملتی۔

تشنج (Tetnus) اور دندل پڑنے میں کیمفر بہت مفید ہے۔ بعض دفعہ عورتوں کے ایک دم سختی سے دانت جڑ جاتے ہیں جسے دندل پڑنا کہتے ہیں اور بے ہوشی کی کیفیت ہو جاتی ہے۔ مثلاً مرگی وغیرہ اس سے بھی دورے پڑ جاتے ہیں۔ یا اور کوئی اندرونی کمزوریاں ہیں یا جیسے نروس یک دم Explosion میں تبدیل ہو جاتی ہے اس میں کیمفر بہت اچھی ہے۔ لیکن مونہہ کھول کر زبردستی اندر ڈالنے کی ضرورت نہیں بلکہ ہونٹ پر لگا کر گیلا کر دیں۔ بس اسی سے اس کو فائدہ ہو جاتا ہے اور وہ خود بخود اثر دکھائے گی۔ جب Tetnus ہو یا دندل پڑیں تو ہونٹ نیلے ہو جاتے ہیں۔ اگر پیاس لگے مریض کو تو پانی پینے سے بجھتی نہیں۔ نہ بجھنے والی پیاس۔ اور بہت ہی ٹھنڈا پانی پینے کو دل چاہتا ہے جس طرح بے ہوشی کے بعد جو الٹیاں آتی ہیں ان میں کیمفر بھی مفید ہے۔

اینٹی مونیم کروڈ مستقل کمزوری جو بار بار نزلے کو دعوت دیتی ہے اس کے لئے بہت مفید ہے۔ کینٹ کے نزدیک کیمفر بھی اس کے لئے بہت مفید ہے۔ کیمفر اگر ہومیو پیتھی ڈوز میں دی جائے تو نزلاتی کیفیات کے بار بار لوٹنے کو روکنے کے لئے مفید ہے۔

نیٹرم سلف جو جسمانی اندرونی گہری تبدیلیاں پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے اس میں خاص دوائی ہے۔ شوگر کے لئے بہت مفید ہے لیکن ہر مریض میں نہیں۔

موسم بھیگا ہوا ہو تو اس دوا کو چاہنے والے مریض جلدی بیمار ہو جاتے ہیں۔ دماغی یا جسمانی لحاظ سے اس کے مریض بہت زیادہ حساس ہوتے ہیں اور درد کو بہت محسوس کرتے ہیں۔ حرکت سے درد میں اضافہ ہوتا ہے۔ اس کی تکلیفیں خصوصاً نزلاتی تکلیفیں موسم بہار میں زیادہ نمایاں ہو جاتی ہیں۔ عام طور پر جو سر کو چوٹ لگتی ہے اس میں نیٹرم سلف اندرونی بداثرات سے بچانے کے لئے بہت ہی زود اثر اور مفید دوا ہے۔ عام طور پر ایسے مریضوں کو میں نیٹرم سلف اور آرنیکا ملا کر دیتا ہوں۔

دمے کی بہت چوٹی کی دوا ہے۔ سر کے ایگزیمے میں مفید ہے فوٹو فوبیا روشنی اور خوف کی کیفیت میں جو ادویہ ہیں ان میں نیٹرم سلف ہے۔ اگر ایک آنکھ سے پانی بہے اور اس طرف گدی میں درد ہو تو یہ کالے موتیا کی علامت ہے اس کے لئے کلکیر یا فاس اور جلسیمیم ہے۔

آنکھ کی انفیکشن اگر اتنی بڑھ جائے کہ پیپ کا رنگ سبز ہو جائے تو اس میں نیٹرم سلف کافی مفید بتائی گئی ہے۔ کانوں کے شور میں نیٹرم سلف اچھا بتایا گیا ہے گو میرے تجربے میں یہ کبھی نہیں آئی۔

گلہڑ یا گلھڑ سے ملتی جلتی تکلیفوں میں نیٹرم سلف بہت مفید ہے۔ تھائیرائیڈ سے اس کا بہت تعلق ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 6 تا 12 دسمبر 1996ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

جبکہ ایک صاحب ایمان سب باتوں پر خداتعالیٰ کو مقدم کر لیتا ہے تب اس کا خدا کی طرف رفع ہوتا ہے وہ اسی زندگی میں خداتعالیٰ کی طرف اٹھایا جاتا ہے اور ایک خاص نور سے منور کیا جاتا ہے اس رفع میں وہ شیطان کی زد سے ایسا بلند ہو جاتا ہے پھر شیطان کا ہاتھ اس تک نہیں پہنچ سکتا ہر ایک چیز کا خداتعالیٰ نے اس دنیا میں بھی ایک نمونہ رکھا ہے اور اسی کی طرف اشارہ ہے کہ شیطان جب آسمان کی طرف چڑھنے لگتا ہے تو ایک شہاب ثاقب اس کے پیچھے پڑتا ہے جو اس کو نیچے گرا دیتا ہے شہاب ثاقب روشن ستارے کو کہتے ہیں اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو سوراخ کر دیتی ہے اور اس چیز کو بھی ثاقب کہتے ہیں جو بہت اونچی چلی جاتی ہو اس میں حالت انسانی کے واسطے ایک مثال بیان کی گئی ہے جو اپنے اندر ایک نہ صرف ظاہری بلکہ ایک مخفی حقیقت بھی رکھتی ہے جب ایک انسان کو خداتعالیٰ پر پکا ایمان حاصل ہو جاتا ہے تو اس کا خداتعالیٰ کی طرف رفع ہو جاتا ہے اور اس کو ایک خاص قوت اور طاقت اور روشنی عطا کی جاتی ہے جس کے ذریعے سے وہ شیطان کو نیچے گرا دیتا ہے ثاقب مارنے والے کو بھی کہتے ہیں ہر ایک صاحب ایمان کے واسطے لازم ہے کہ وہ اپنے شیطان کے مارنے کی کوشش کرے اور اسے ہلاک کر ڈالے

○ دیانت اور امانت کے اعلیٰ مقام تک واقفین نو بچوں کو پہنچانا ضروری ہے۔

○ بچپن سے واقفین نو کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہئے۔

(حضرتؒ امام جماعت احمدیہ الرابع)

غلام مصطفیٰ تبسم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاقی تعلیم

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) تعلیم کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"میں اپنے نوجوانوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ تعلیم محض اس لئے حاصل نہ کریں کہ اس کے نتیجے میں انہیں نوکریاں مل جائیں گی۔ نوکریاں قوم کو کھلانے کا موجب نہیں ہوتیں۔ بلکہ نوکر ملک کی دولت کو کھاتے ہیں۔ اگر تم تجارتیں کرتے ہو۔ صنعتوں میں حصہ لیتے ہو۔ ایجادوں میں لگ جاتے ہو تو تم ملک کو کھلاتے ہو۔ اور یہ صاف بات ہے کہ کھلانے والا کھانے والے سے بہتر ہوتا ہے۔ نوکریاں بے شک ضروری ہیں۔ لیکن یہ نہیں کہ ہم سب نوکریوں کی طرف متوجہ ہو جائیں۔ ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ پیشے اختیار کریں تاکہ ملک کو ترقی حاصل ہو"

(الفضل 14 دسمبر 1952ء)

ایک اور موقعہ پر فرمایا۔

"میں نے پہلے بھی کئی دفعہ توجہ دلائی ہے کہ ہر خادم کو کوئی نہ کوئی ہنر آنا چاہئے۔ پڑھنا لکھنا غیر طبعی چیز ہے اور ہنر ایک طبعی چیز ہے۔ جو ہر جگہ کام آ سکتی ہے۔ مثلاً معماری ہے، لوہاری ہے نجاری ہے اسی قسم کے اور پیشے ہیں۔ پیشہ ور ہر جگہ اپنے گزارے کی صورت پیدا کر لیتا ہے اور لوگ اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ آپ کو اگر اچھی عربی آتی ہو اور آپ افغانستان چلے جائیں تو آپ کی کوئی قیمت نہیں، لیکن اگر آپ لوہار کا یا نجار کا کام جانتے ہیں۔ یا آپ درزی ہیں۔ یا آپ جوتا بنانا جانتے ہیں تو آپ کی بڑی قیمت ہے۔ اسی طرح آپ کو اچھی انگریزی آتی ہے اور آپ آزاد علاقے میں چلے جائیں تو آپ کی کوئی قیمت نہیں۔ لیکن اگر آپ لوہار کا کام جانتے ہیں یا اچھے بڑھئی ہیں تو وہ آپ کو سر پر اٹھا لیں گے یہی حال جرمنی اور فرانس وغیرہ کا ہے وہاں بھی محض علم کی کوئی قیمت نہیں لیکن اگر آپ کو کوئی پیشہ آتا ہے تو آپ کی بڑی قیمت ہے........ پس ایک تو نوجوانوں کو تعلیمی ڈگریوں کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور دوسرے انہیں کوئی نہ کوئی ہنر سیکھنا چاہئے۔

(الفضل یکم اگست 1962ء)

اطفال کی تربیت کے متعلق بیان فرماتے ہوئے جولائی 1941ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے مجلس خدام الاحمدیہ کو حکم دیا کہ "ایک ہفتہ کے اندر اندر خدام الاحمدیہ آٹھ سال سے پندرہ سال کی عمر کے بچوں کو منظم کریں اور "اطفال الاحمدیہ" کے نام سے ان کی جماعت قائم کریں۔ کیونکہ یہ بچے دراصل مجلس خدام الاحمدیہ کی نرسری ہیں۔ آگے چل کر انہی بچوں نے مجلس کے کام سنبھالنے ہیں۔ اس لئے شروع سے ہی ان کی ایسی ٹریننگ ہونی چاہئے کہ وقت آنے پر وہ اپنے آپ کو اہم ذمہ داریوں کے اٹھانے کا اہل ثابت کریں جو مجلس خدام الاحمدیہ کا رکن بننے کی حیثیت سے ان پر عائد ہوتی ہیں۔ بچپن میں انسان کے دل و دماغ کی تختیاں صاف ہوتی ہیں۔ ان پر جو نقش بنائے جاتے ہیں وہ پائیدار اور دائمی ہوتے ہیں۔ پیدائش کے وقت میں بچے کے کان میں (اللہ بڑا ہے) کہنے میں بھی یہی سر ہے کہ (-) یہ صداقت اس کے ذہن میں پوری طرح مرتسم ہو جائے۔

حضرت صاحب نے خدام کو خطاب کرتے ہوئے ایک اور موقعہ پر فرمایا۔

"میں جماعت کے دوستوں کو بالخصوص مرکزی مجلس خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں اور وہ یہ کہ نوجوانی میں بے شک خدمت دین کا کام کرنا اچھا ہوتا ہے کیونکہ ادھیڑ عمر میں بعض دفعہ انسان ان کاموں کے کرنے کی ہمت کھو بیٹھتا ہے۔ مگر اس سے بھی بڑھ کر ایک اور کام ہے اور وہ یہ کہ بچوں کے اندر بھی یہی جذبات اور یہی خیالات پیدا کئے کیونکہ بچپن میں ہی اخلاق کی داغ بیل پڑتی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ بعض کاموں کی داغ بیل بچپن میں پڑتی ہے۔ .... عادت کا زمانہ بچپن کا زمانہ ہوتا ہے اور علم کا زمانہ جوانی کا زمانہ ہوتا ہے۔ .... اگر کوئی قوم چاہتی ہے کہ وہ آئندہ نسلوں میں (دین حق) کی روح قائم رکھے تو اس کا فرض ہے کہ اپنی قوم کے ہر بچے کو (عبادت) کی عادت ڈالے۔ اسی طرح سچ کے بغیر اخلاق درست نہیں ہو سکتے۔ جس قوم میں سچ نہیں اس قوم میں اخلاق فاضلہ بھی نہیں۔ اور محنت کی عادت کے بغیر سیاست اور تمدن کوئی چیز نہیں۔ جس قوم میں محنت کی عادت نہیں اس قوم میں سیاست اور تمدن بھی نہیں۔ گویا یہ تین معیار ہیں جن کے بغیر قومی ترقی نہیں ہوتی ..... ہمارے ملک میں بعض اور بھی اخلاقی خرابیاں ہیں جن کو دور کرنا ضروری ہے۔ مثلاً ہمارے ملک میں گالی دینے کا عام طور پر رواج ہے اور اس میں شرم و حیا سے کام نہیں لیا جاتا..... گالی دینے کی عادت جب کسی شخص میں پیدا ہو جاتی ہے تو اس کا مٹانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کئی اور قسم کی بری عادتیں ہیں۔ جو ہمارے ملک میں لوگوں کے اندر پائی جاتی ہیں۔ ان عادتوں کو مٹا کر ان کی جگہ اگر نیک عادتیں پیدا کر دی جائیں تو لازماً قوم کی اصلاح ہو سکتی ہے۔

پس خدام الاحمدیہ کے ارکان کا صرف یہی فرض نہیں کہ وہ نوجوانوں کی اصلاح کریں بلکہ ان کا ایک فرض یہ بھی ہے کہ وہ بچوں کی اصلاحی شاخ الگ سے قائم کریں اور اس کے ذریعہ جو چھوٹی عمر کے بچے ہیں ان کی تربیت کریں۔... سر دست جو تین باتیں میں نے بتائی ہیں ان پر عمل کرنا چاہئے۔ یعنی بچوں میں (عبادت) کی عادت۔ سچ کی عادت اور محنت کی عادت پیدا کرنی چاہئے۔ محنت کی عادت میں آوارگی سے بچنا خود بخود آ جاتا ہے۔

باقی صفحہ 6 پر

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

امتہ الحفیظ بقاپوری

محترم سید عباس علی شاہ صاحب

میرے میاں سید عباس علی شاہ صاحب پہلے شیعہ مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ 1928ء کے ایک خواب کی بنا پر 1929ء احمدیت میں داخل ہوئے بیعت کے بعد ان کے والد صاحب نے گھر سے نکال دیا اس وقت میٹرک پاس تھے شادی کے بعد ڈبل ایم اے کیا۔ مجھے بتایا کرتے تھے کہ جس وقت مجھے والد صاحب نے گھر سے نکال دیا تو پھر میں سکھر سندھ آگیا وہاں ملازمت کرلی وہاں ان کو ایک احمدی دوست مل گیا وہاں سے یہ ہر سال جلسہ سالانہ پر آیا کرتے تھے۔ حضرت بانی سلسلہ کی کتابیں پڑھنے کا بہت شوق تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے بہت رابطہ رکھتے تھے۔ اور دعا کے لئے بھی اکثر خط لکھتے رہتے تھے۔ حضرت امام جماعت الثانی سے بہت ہی محبت تھی مگر طبیعت بہت خاموش تھی کام کی بات کرتے زیادہ باتیں کرنے کی عادت نہ تھی۔ بیعت کرنے کے بعد طبیعت میں بہت جوش تھا جہاں بیٹھتے احمدیت کا ذکر ہوتا تھا کئی کئی گھنٹے لگاتار دعوت الی اللہ میں گزارتے نہ کھانے کا ہوش نہ پینے کا۔ ملازمت کے سلسلہ میں ان کی تبدیلی نواب شاہ سندھ میں ہو گئی وہاں ان کے ذریعہ محمد عیسیٰ صاحب اور عبدالکریم صاحب احمدیت میں داخل ہوئے۔ وہاں سے نزدیک ایک گاؤں باندھی تھا وہاں آنا جانا شروع ہو گیا وہاں کے رئیس محمد مقیم صاحب سے ملاقات ہوتے ہوتے ان کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت میں داخل کرلیا اب ان کا خوب آنا جانا تھا اس وقت ان کے بیٹے چھوٹے تھے بعد میں وہ بھی احمدی ہو گئے جن میں محمد عبداللہ خاں عبدالقادر خان پروفیسر اور عبدالستار اور عبدالرحمان وغیرہ ڈاہری بہت مشہور ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولادوں کو نیک خادم دین بنائے اور استقامت بخشے آمین۔

میری شادی 1936ء میں ہوئی جب یہ سرکاری ملازم تھے پہلے نواب شاہ میں رہائش تھی پھر باندھی گاؤں میں وڈیرہ محمد مقیم صاحب کے گھر کے نزدیک بلکہ ان کے گھر میں ہی ہمیں جگہ مل گئی ان سے بہت اچھے تعلقات ہو گئے میں چونکہ اکیلی تھی اس لئے محمد عبداللہ صاحب ڈاہری اور عبدالقادر صاحب کی والدہ عموماً میرے پاس سارا دن گزارتیں۔ رئیس محمد مقیم صاحب کی دو بیویاں تھیں دونوں ہی بہت محبت سے میرے پاس رہتیں یہاں تک کہ کھانا بھی مجھے نہ پکانے دیتیں ہمارا باندھی گاؤں میں بڑا اچھا وقت گزرا میرے تین بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو گئے تھے اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے تین بچے عطا کئے باندھی سے ملازمت چھوڑ کر اسٹیٹ احمد آباد سندھ کے علاقہ میں چلے گئے۔ وہاں حضرت امام جماعت الثانی کی زمینوں پر بطور مینجر کام کیا پھر وہاں سے چھوڑ کر اپنے گاؤں عمر کوٹ ضلع راجن پور میں آگئے۔ جب بچے ذرا بڑے ہوئے پھر ربوہ میں آنا پڑا تعلیم و تربیت کے لئے ربوہ میں آ کر نصرت گرلز ہائی سکول میں بطور کلرک کام کیا۔ بچے یہاں داخل کردیئے۔

یہ دو بھائی تھے چھوٹے بھائی نے بھی بعد میں بیعت کرلی تھی ان کے بھائی نے بھی کچھ عرصہ ناصر آباد میں بطور منشی کے کام کیا تھا۔ اپنے خاندان میں صرف دونوں نے بیعت کی تھی میرے میاں خدا کے فضل سے بہت ذہین تھے حضرت بانی سلسلہ کی کتابیں کئی بار پڑھی تھیں خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ کے امتحانات میں اول دوم پوزیشن رہی۔

میرے خسر مہر علی شاہ صاحب نے بھی حضرت بانی سلسلہ کی بہت سی کتابیں پڑھی تھیں مگر احمدیت قبول کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے توفیق بخشتا ہے۔

اپنے شادی کے واقعات بھی سنایا کرتے تھے کہ میری شادی بھی ایک خواب کی بنا پر ہوئی ایک رشتہ ان کے ماموں کی بیٹی کا تھا اور دوسرا جگراؤں گاؤں سے آیا تھا کہا کرتے تھے کہ قادیان کو چھوڑ کر جگراؤں کو جائے گا کون۔ چونکہ ان کے ماموں غیراز جماعت تھے اس لئے وہاں سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔

ایک دن خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک خط میرے ہاتھ میں ہے جو جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی صاحبزادی کی طرف سے مجھے لکھا گیا ہے۔ یہ خط تفصیل سے اپنی کتاب فیوض ربانی میں تحریر ہے۔

اس کے بعد میرا رشتہ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی صاحبزادی امتہ الحفیظ بیگم سے قرار پایا اور خواب کے مطابق آئندہ واقعات ظہور پذیر ہوئے۔ ہماری ساری زندگی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھی گزری اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تین بچے دیئے جو اپنے اپنے گھروں میں خوش ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ شادی کے بعد میں اپنے سسرال گئی تو وہاں لڑکیوں کو پڑھانے کا کوئی انتظام نہ تھا بلکہ لڑکیوں کے پڑھانے کو معیوب سمجھا جاتا تھا اب تو پڑھانے کا رواج ہو گیا ہے وہاں میں نے یعنی عمرکوٹ ضلع راجن پور میں کم از کم 30-35 لڑکیوں کو کلام الٰہی پڑھایا اور اردو وغیرہ بھی پڑھایا۔ شادی شدہ عورتوں نے بہت شوق سے پڑھا۔ جب سے میری شادی ہوئی تھی اب تک میں نے اپنے میاں کو باقاعدہ روزے رکھتے اور عبادت کی پابندی کرتے ہی دیکھا ہے۔ بڑے اخلاص سے پورے مہینے کے روزے رکھتے۔ اور آخر شب کے عبادت گزار تھے فجر کے بعد ہمیشہ کلام الٰہی کی تلاوت کرتے۔ وفات سے پہلے کچھ مہینے میں خود فجر کی عبادت پڑھ کر کلام الٰہی سنایا کرتی بہت خوش ہوتے اور دعا دیتے۔ اکثر سچے خواب سنایا کرتے تھے۔

1957ء کی بات ہے کہ میرے میاں بیمار ہو گئے تینوں بچے اس وقت چھوٹے تھے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ابھی تو میرے بچے چھوٹے ہیں اتنی مجھے عمر دے کہ بچوں کی تربیت اور تعلیم کو پورا کر

باقی صفحہ 7 پر

مرتبہ۔ چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل۔ آسٹریلیا

مکتوب آسٹریلیا

زہریلی مکڑیوں کی خرید و فروخت

جنوبی آسٹریلیا کی ایک کمپنی مکڑیوں کے زہر کو اکٹھا کرکے تحقیقی اداروں کو فروخت کرنے کا کاروبار کرتی ہے جو اس سے مختلف دوائیں تیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آسٹریلیا میں بعض ایسی اقسام مکڑیوں کی پائی جاتی ہیں جو سخت زہریلی ہیں اور جن کے کاٹنے سے انسان مرجاتا ہے۔ کمپنی کو زندہ مادہ مکڑیاں درکار ہیں جن کی افزائش کرکے ان کا زہر حاصل کیا جائے لیکن قیمت بہت کم رکھی گئی ہے یعنی ایک زندہ مکڑی کے لئے صرف نصف ڈالر۔ قیمت زیادہ رکھتے تو شاید کئی بیکار لوگ مکڑیاں اکٹھی کرنے میں ان کا ہاتھ بٹاتے۔

سڈنی میں کیچوؤں کا کاروبار

عموماً بارش کے بعد زمین پر کیچوے (پنجابی کے گنڈوئے اور انگریزی کے Earthworm) پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن سڈنی میں اب ان کی افزائش کے لئے فارم بنائے جا رہے ہیں۔ یہ ننھے منے نازک سے کیڑے جب مل جائیں تو پہاڑوں کو ختم کرسکتے ہیں۔ جی ہاں روڑی اور گند مند کے پہاڑوں کو۔

سڈنی کی بعض کونسلیں عوام کو مشورہ دے رہی ہیں کہ کیچوے پالیں اور اپنے گھر کے کوڑا کرکٹ اور باورچی خانہ کے فالتو اور بچے کھچے حصہ کو ٹھکانے لگانے کے لئے ان کی خدمت حاصل کریں۔ کیچوے سٹور سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ جو اگرچہ فی الحال منگے ہیں لیکن جیسے جیسے کاروبار پھیلے گا سستے ہو جائیں گے۔ اس وقت ایک کلوگرام سو ڈالر میں ملتے ہیں۔

جس گند مند کو کیچوے کھاتے ہیں وہ ایک نہایت مفید کھاد میں تبدیل ہو جاتا ہے کیونکہ یہ کھاد پودوں کو فوراً پہنچنے والی غذائیت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

کوڑے کرکٹ کو ٹھکانے لگانے کا مسئلہ ترقی یافتہ ممالک میں بہت اہمیت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ یہ کیچوے اس کو ختم تو نہیں کرسکتے لیکن اس کی مقدار کو نصف ضرور کرسکتے ہیں۔ نیو ساؤتھ ویلز کا ہدف یہ ہے کہ 2000ء تک اس میں 60% کامیابی حاصل کی جائے (یعنی کوڑا نصف کرنے کی) نیز 2000ء میں سڈنی اولمپک کے موقع پر لاکھوں مہمان آئیں گے ان کے لئے کچھ ایسے خشک ٹائیلٹ بنائے جائیں گے جن میں کیچوے مہیا کئے گئے ہوں گے جو انسانی فضلہ کو ختم کرکے کھاد میں تبدیل کردیں گے۔ بہرحال سڈنی میں کیچوے بھی اب قیمتی وجود بنتے جا رہے ہیں۔

جاپان میں دنیا کا پہلا الیکٹرانک اخبار جاری ہو گیا

خبر آئی ہے کہ ٹوکیو میں اپنی طرز کا دنیا بھر میں پہلا اخبار جاری ہو گیا ہے جس کے چھپنے کے لئے نہ کاغذ درکار ہے' نہ چھاپہ خانہ' نہ سیاہی' پڑھنے والے کو گاڑی میں بیٹھ کر لمبے چوڑے صفحوں کو سنبھالنے سے بھی نجات ملی۔ بجائے صفحہ پلٹنے کے صرف بٹن دبانا پڑے گا۔

یہ اخبار ایک چھوٹے سے کمپیوٹر پر پڑھی جا سکتی ہے جو ایک عام بٹوے کے سائز کا ہے اور جس میں بیٹری نصب ہوتی ہے۔ اس کا وزن صرف 180 گرام ہے یہ ٹی وی سے بھی بہتر ہے کہ اس میں وقت ضائع نہیں ہوتا۔ گاڑی میں بیٹھے کام پر آتے جاتے پڑھ سکتے ہیں۔ چلو ایک گھنٹہ خبریں سننے کا بھی بچا۔ اس کی قیمت 400 ڈالر ہے اور 160 ڈالر سالانہ فیس ہے آپ کو صرف یہ کرنا ہے کہ گھر سے نکلنے سے چند منٹ پہلے اسے ٹی وی یا سیٹلائٹ ریسیور میں Plug in کردیں جس کے لئے آپ کو "ڈیکوڈر" دیا جائے گا۔ چند منٹ میں ایک ہزار خبریں جو عام اخبار سے مقدار میں زیادہ ہوتی ہیں آپ کے الیکٹرانک اخبار پر منتقل ہو جائیں گی۔ پھر نکال کر ساتھ رکھ لیں اور جب وقت ملے اخبار جیب سے نکال کر پڑھ لیں۔

کیا ہی اچھا ہو کل کوئی ایسا آلہ بھی نکل آئے جو اخبار کو سیدھا دماغ میں منتقل کردے اور بٹن دبانے اور پڑھنے کا جھنجٹ بھی ختم ہو۔

(الفضل انٹرنیشنل 6 دسمبر تا 12 دسمبر 1996ء)

محمد سلطان ظفر

ممنونِ احسان

تحریر کر رہا ہوں ایک خصوصی واقعہ جو شائد میں کبھی بھلا نہ سکوں گزشتہ موسم گرما میں ایک میٹنگ سے فارغ ہو کر ربوہ بس سٹاپ پر پہنچا تو پتہ چلا ربوہ اور چنیوٹ کے درمیان واقع پل پر کوئی گاڑی خراب ہو گئی ہے لہٰذا اس وقت احمد نگر کے لئے کوئی سواری نہیں مل سکتی۔

اس وقت کافی رات ہو گئی تھی۔ بس سٹاپ پر کچھ لوگ بیٹھے تھے انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ کسی سواری کے آنے کا اب امکان نہیں ہے آپ اب واپس چلے جائیں اور رات ربوہ میں ہی گزاریں۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ میں جب بھی جماعتی کام کے سلسلے میں آتا ہوں ہمیشہ مجھے فوراً سواری مل جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ یقیناً آج بھی کوئی بندوست ضرور کرے گا۔

چند منٹ بعد اقصیٰ روڈ کی طرف سے ایک کار' سرگودھا روڈ کی طرف مڑنے کا اشارہ کرتے ہوئے آئی۔ میں اس کو رکنے کا اشارہ کرنے ہی لگا تھا کہ مجھے ڈرائیور کے ساتھ والی نشست پر ایک خاتون نظر آئیں لہٰذا میں نے گاڑی کو رکوانا مناسب نہ سمجھا اور کار کو جانے دیا۔ چند منٹ کے بعد وہ کار واپس آگئی اور کار چلانے والے دوست نے کہا کہ "غالباً آپ نے احمد نگر جانا ہے۔ آیئے ہم آپ کو چھوڑ آئیں۔"

خاکسار اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ آؤٹنگ کے

باقی صفحہ 7 پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

مقبوضہ کشمیر پھر فوج کے حوالے

مقبوضہ کشمیر کے کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ مسٹر فاروق عبد اللہ نے برف باری کے سخت سردی کے موسم کے باوجود مجاہدین آزادی کی سرگرمیوں میں شدت آجانے کی بنا پر مقبوضہ کشمیر میں اندرونی سلامتی کی ذمہ داری پولیس کی بجائے بھارتی فوج کے کمانڈروں کو سونپ دی ہے۔

یاد رہے کہ جب نام نہاد انتخابات کے بعد کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ مقبوضہ کشمیر میں برسراقتدار آئے تو انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ کشمیر کے معاملات کی نگرانی بتدریج فوج سے واپس لے کر پولیس اور سول اداروں کے سپرد کر دی جائے گی۔

مسٹر فاروق عبد اللہ کو اپنی مقبولیت کا نجانے کون سا وہم تھا۔ حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس انتخابات میں ان کی جیت کی وجہ مسلمانوں کی بھاری اکثریت کا انتخابات سے بائیکاٹ تھا۔ مسٹر فاروق عبد اللہ نے کچھ دیر تک تو مجاہدین کے خلاف کارروائیاں کیں۔ مگر بالآخر انہیں احساس ہو گیا کہ نہ صرف کشمیر کے انتظامات مجاہدین کی دست برد میں ہیں بلکہ خود ان کی اپنی زندگی کو بھی خطرہ لاحق ہے۔ چنانچہ انہوں نے مقبوضہ کشمیر کو ایک بار پھر کلیتہ فوج کے سپرد کر دیا ہے۔ سول انتظامیہ کی ناکامی کے بعد کشمیر کو ایک بار پھر فوج کے حوالے کرنے کا مطلب فوج کو کھل کھیلنے کی اجازت دینا ہے۔

اب حال یہ ہے کہ مقبوضہ علاقے میں اندرونی سلامتی کی ذمہ داری جو اصولاً پولیس کے سپرد ہوتی ہے۔ پولیس کی بجائے فوج کے سپرد کر دی ہے۔ اطلاعات کے مطابق انتظامیہ نے بھارتی فوج کے دو کور کمانڈر جرنیلوں کو شہری اور انتظامی امور کا سربراہ مقرر کیا ہے۔ ادھر فاروق عبد اللہ کی کابینہ کا کہنا ہے کہ یہ تقرریاں غیر قانونی ہیں۔

مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی کابینہ جو بھی چاہے کہے کشمیر کا انتظام مرکز کی ہدایات کی روشنی میں فوج ہی کے سپرد رہے گا۔ کیونکہ مجاہدین آزادی کی بڑھتی ہوئی کارروائیوں کو کنٹرول کرنا پولیس کے بس میں ہرگز نہیں ہے۔

اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ بھارت کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ مزید کئی ڈویژن فوج مقبوضہ کشمیر بھیجے گا۔ اس وقت چھ لاکھ سے زائد فوج مقبوضہ کشمیر میں متعین ہے۔ اتنی بھاری تعداد میں فوج کی ناکامی اس بات کی نمایاں دلیل ہے کہ بھارتی جبرو تشدد کشمیری مجاہدین کے جذبہ آزادی کو سرد نہیں کر سکتا۔

○○○

برطانوی پارلیمنٹ میں اپوزیشن کی اکثریت

برطانیہ کی حکمران کنزرویٹو پارٹی کی اکثریت پارلیمنٹ میں ختم ہو گئی ہے۔ بی بی سی کے مطابق گزشتہ روز ایک ضمنی انتخاب میں اپوزیشن لیبر پارٹی کا امیدوار جیت گیا ہے۔ برطانوی حکومت پہلے ہی ایک واحد رکن کی اکثریت سے حکومت کر رہی تھی۔ پہلے یہ خبر ملی تھی کہ ایک رکن باغی ہو گئے ہیں۔ لیکن اب تو ایک رکن کی واضح کمی ہو گئی ہے۔

حکمران قدامت پسند پارٹی پہلے ہی مقبولیت کے بحران سے دوچار ہے۔ اور عام خیال یہ ہے کہ آئندہ انتخابات میں لیبر پارٹی جیت جائے گی۔ اب ایک رکن کی کمی سے لیبر پارٹی فوری طور پر تحریک عدم اعتماد پیش کر کے نئے انتخابات کے لئے راہ ہموار کر سکتی ہے۔ یہ الیکشن وقت سے پہلے کے الیکشن ہوں گے اور جان میجر کی وزارت عظمی کے پانچ سالہ عہدے میں تخفیف ہو جانے کا امکان واضح ہے۔

○○○

اسرائیل کی ہٹ دھرمی

اسرائیل کے انتہاپسند وزیر اعظم مسٹر بن یامین نیتن یاہو نے کہا ہے کہ فلسطینی مسلح افراد کے ذریعے یہودی آباد کاروں کا جو قتل ہوا ہے اس کا جواب دیتے ہوئے وہ مغربی کنارے میں واقع یہودی بستیوں میں مزید توسیع کر دیں گے۔ انہوں نے یہ باتیں قتل ہونے والے یہودیوں کی آخری رسومات کی ادائیگی کے موقع پر کہیں۔

دریں اثناء عرب لیگ نے خبردار کیا ہے کہ اگر اسرائیل فلسطینی علاقوں میں اسرائیلی بستیوں کی توسیع سے باز نہ آیا تو مشرق وسطی میں امن کا عمل برباد ہو کر رہ جائے گا۔ قاہرہ میں عرب لیگ کے ایک بیان میں مشرقی بیت المقدس میں یہودیوں کے لئے مزید 132 مکانات تعمیر کرنے کے منصوبے کی مذمت کرتے ہوئے اسے انتہائی خطرناک قرار دیا ہے۔

○○○

برما کے خلاف قرارداد منظور

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں برما کے حکام پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ لوگوں سے جبری مشقت لیتے ہیں۔ قیدیوں پر تشدد کرتے ہیں۔ خواتین کی بے حرمتی کی جاتی ہے۔ اور لوگوں کو سرسری سماعت کے بعد سزا سنا دی جاتی ہے۔ قرارداد میں فوجی حکومت پر زور دیا گیا ہے کہ سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے اور مقبول خاتون لیڈر مادام آنگ سانگ سوکئی سے بات چیت کی جائے۔

چند دن قبل کی خبروں میں بتایا گیا تھا کہ برما کی فوجی حکومت نے مادام آنگ سوکئی کو کہا ہے کہ وہ گھر سے باہر نہ نکلیں اس سے قبل مسز آنگ سوکئی کو لمبے عرصے تک ان کے گھر میں نظر بند رکھا گیا تھا۔

○○○

یاد رفتگان

شمیم اختر

محترم چوہدری محمد حسین صاحب

سابق صدر جماعت احمدیہ کوٹ گھمن ضلع نارووال

میرے پیارے ابا جان چوہدری محمد حسین صاحب 6۔ اکتوبر 1996ء کو اپنے مولا حقیقی سے جا ملے بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل جان فدا کر۔ عاجزہ چند واقعات یاد رفتگان کے تحت بغرض دعا لکھ رہی ہے۔

قبولیت احمدیت میرے والد محترم قبول احمدیت سے پہلے بھی عبادات اور دیگر نیکی کے کاموں میں حصہ لیتے۔ اس حلقہ میں موضع گدیاں کے چوہدری محمد اسماعیل صاحب نہایت مخلص اور فدائی احمدی اور بہادر قسم کے داعی الی اللہ تھے۔ حلقہ میں سعید فطرت لوگوں کی تلاش میں رہتے تھے۔ کوٹ گھمن میں۔ عاجزہ کے والد محترم چوہدری محمد حسین صاحب اور ان کے چچا زاد بھائی چوہدری سردار خان صاحب کو بھی دعوت الی اللہ کی جاتی رہتی کچھ عرصہ کے بعد احمدیت کی سمجھ تو آگئی۔ لیکن احمدیت میں شامل ہونے کی ہمت نہ پاتے بہت دعائیں کرتے۔ رات کے پچھلے وقت بھی بعض دفعہ اٹھ کر خداتعالیٰ کے حضور سچائی کی طلب کے لئے دعائیں کرتے۔

ایک خواب دیکھی صبح ہوئی اس خواب کا تذکرہ آپ نے اپنے چچا زاد بھائی۔ چوہدری سردار خاں سے بھی کیا تو انہوں نے جواب دیا اب ہمیں احمدیت میں شامل ہو جانا چاہئے چنانچہ یہ دونوں بزرگ 1955ء میں احمدیت میں شامل ہو گئے۔ احمدی ہونے کے بعد مختلف طریق کار سے مخالفت شروع ہو گئی ابا جان نے دعوت الی اللہ کی طرف خصوصی کوشش جاری رکھی خاص کر اپنے قریبی رشتہ داروں تک پیغام حق پہنچانا شروع کر دیا۔ ہر سال خداتعالیٰ کے فضل سے اضافہ ہوتا چلا گیا۔ کئی داعیان الی اللہ کے ساتھ مل کر اس حلقہ میں دعوت الی اللہ کا فریضہ ادا کرتے رہتے۔

ترقی کی نئی منزل 1974ء کا دور ابتلا جماعت کے لئے کئی ترقی کی منازل کا موجب بنا۔ 1974ء سے پہلے تک احمدی احباب اور اہل سنت جماعت ایک ہی بیت الذکر میں باری باری عبادت باجماعت ادا کرتے۔ 1974ء میں احمدیہ جماعت کو عبادت سے روک دیا گیا۔ احباب جماعت میں سے چند ایک احمدیوں نے اور ابا جان کے دونوں بیٹوں نے کہا کہ ہم یہیں عبادت کریں گے لیکن ابا جان نے روک دیا کہ عبادت کی خاطر فساد نہیں کرنا خداتعالیٰ ہمارے لئے بیت احمدیہ کے کوئی اور سامان پیدا کرے گا۔ ابا جان نے حضرت امام جماعت الثالث کی خدمت میں حالات لکھے اور ساتھ دعا کی درخواست کی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احباب جماعت کے لئے عبادت باجماعت کے بہتر سامان پیدا کرے۔ خداتعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا 16 مرلہ جگہ گاؤں کے بالکل قریب چوہدری سردار خان صاحب کی بیٹی فاطمہ بی بی کی کوشش سے حاصل ہو گئی۔ مرکز کی مہربانی اور تعاون اور مقامی جماعت کی کوشش سے 40 فٹ لمبائی اور 22 فٹ چوڑائی۔ بڑی کشادہ پکی بیت الذکر احمدیہ بن گئی۔ ابا جان بیت الذکر کی تعمیر اور نگرانی اور ہر رنگ میں بیت الذکر کی خدمت کے لئے ہمیشہ وقف رہتے۔ بیت احمدیہ کی صفائی، صحن میں پودے اور پھول ابا جان کی یاد تازہ کرتے ہیں۔ بیت احمدیہ بننے سے جماعت کی ترقی کی ایک نئی منزل عطا ہوئی 1977ء میں آپ صدر جماعت مقرر ہوئے۔ اور تاوفات آپ اس عہدہ پر رہے۔ آپ ہمیشہ کوشش کرتے مرکز کی ہدایات کے مطابق جماعتی پروگرام چلائے جائیں امام جماعت کی ہر تحریک پر خود بھی اور احباب کو بھی عمل کرنے کی توجہ دلاتے۔ جب حضرت صاحب کا براہ راست خطبہ کا نظام جاری ہوا تو چونکہ گاؤں میں بجلی نہیں تھی۔ ابا جان پریشان ہوتے کہ جلد کوئی انتظام کیا جائے تاکہ حضرت صاحب کا خطبہ براہ راست جماعت سن سکے۔ احباب جماعت کو تحریک کرتے کہ جب تک انتظام نہیں ہوتا قریب کی کسی جماعت میں خطبہ سنا جائے زیادہ احباب و خواتین بدوملہی چلے جاتے۔ کچھ عرصہ بعد ڈش کا بھی اور جنریٹر کا بھی انتظام کر لیا گیا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت آپ کے دو پوتے واقف زندگی ہیں۔ اس پر خوشی کا اظہار اور خداتعالیٰ کا شکر کرتے ابا جان سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بہت اخلاص رکھتے امامت احمدیت سے دلی وفا رکھتے عبادات اور دعوت اللہ میں بہت جوش تھا۔ پیارے ابا جان کو اللہ تعالیٰ جنت نصیب کرے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو احمدیت اور امامت احمدیت کا سچا تابعدار بنائے۔ انجام بخیر فرمائے۔ عاجزہ اپنے والد محترم کے لئے تمام جماعت سے دعا کی درخواست کرتی ہے۔

احمدیت کا وہ پودا جو میرے ابا جان کے ذریعہ اس گاؤں میں 1955ء میں لگا تھا خداتعالیٰ کے فضل سے تناور درخت بن چکا ہے۔ خدا کرے کہ اس کی شاخیں دور دور تک پھیل جائیں۔ آمین۔

بقیہ صفحہ 4

(الفضل 22۔ اپریل 1938ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو کامل طور پر حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی تمام نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم سردار نور محمد نورن (معروف سرائیکی شاعر) آف ڈیرہ غازی حال دار العلوم شرقی ربوہ مختصر علالت کے بعد مورخہ 96-12-13 رات 10 بجے بعمر 95 سال وفات پا گئے۔ ان کا جنازہ مورخہ 96-12-15 کو صبح دس بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن میں مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے پڑھایا اور تدفین عام قبرستان میں ہوئی آخر پر مکرم محمد الدین صاحب ٹھیکیدار نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

بابت سوانح حضرت میاں محمد صدیق

صاحب بانی

○ احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ حضرت میاں محمد صدیق صاحب بانی کی سوانح دوبارہ اضافہ جات کے ساتھ شائع کرنے کا کام شروع ہے احباب کے حقائق پر مبنی تاثرات بھجوانے کی درخواست ہے۔ ملک صلاح الدین معرفت نظارت خدمت درویشان ربوہ

بیوت الحمد منصوبہ

خدا تعالیٰ کے فضل سے بیوت الحمد سکیم کے تحت غرباء و مستحقین کو حسب ضرورت رہائشی سہولت مہیا کرنے کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے اور سینکڑوں قابل امداد احباب اس بابرکت منصوبہ سے جزوی یا مکمل طور پر رہائشی سہولت پا کر اس کی برکتوں سے مستفیض ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کی اس تحریک یا تبریک میں کئی ذی ثروت احباب نے گرانقدر مالی قربانی پیش کرنے کی سعادت پائی ہے۔ اسی طرح دیگر احباب جماعت نے بھی بڑے جوش و جذبہ سے اس میں بھرپور حصہ لیا اور بعض دوست بڑی باقاعدگی کے ساتھ اس تحریک میں اپنی استطاعت کے مطابق مالی قربانی پیش کر رہے ہیں احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ حضرت صاحب کی طرف سے جاری کردہ اس پہلی مالی تحریک میں دل کھول کر حصہ لیں اور ذی ثروت احباب خصوصاً اپنی توفیق کے مطابق پورے مکان کے اخراجات کی صورت میں یا گرانقدر مالی قربانی پیش کریں۔ امراء اضلاع صاحبان اور مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں موثر اور فعال تحریک فرمائیں اور مخیر احباب کے پتہ جات بھی ارسال فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست بھی رابطہ کر کے تحریک کی جا سکے۔

امید ہے اس ضمن میں فوری اور موثر کارروائی کر کے اپنی مساعی سے مطلع فرمائیں گے۔

(سیکرٹری بیوت الحمد)

نصرت جہاں انٹر کالج کی سالانہ پاسنگ آؤٹ پریڈ

○ مورخہ 9۔ دسمبر 1996ء کو نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ کی چوتھی سالانہ نیشنل کیڈٹ کور پاسنگ آؤٹ پریڈ کی پروقار تقریب بیت الاقصیٰ کے سامنے والی گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم کرنل (ر) ایاز محمود خان صاحب تھے جو دوران سروس سرگودھا اور فیصل آباد ڈویژنوں کے NCC کے انچارج رہ چکے ہیں۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم راجہ فاضل احمد صاحب انچارج NCC نصرت جہاں انٹر کالج نے ادا کئے۔

مہمان خصوصی کی سٹیج پر تشریف آوری پر پریڈ کمانڈر نے سلامی پیش کی۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام الٰہی سے ہوا۔ بعدہ مہمان خصوصی نے محترم محمد خالد گورایا صاحب پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج کی معیت میں پرچم کشائی کی۔

سٹیج سیکرٹری مکرم راجہ فاضل احمد صاحب نے سالانہ کیڈٹ کور کی پاسنگ آؤٹ پریڈ کے کوائف بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ملکی دفاع کو مضبوط بنانے کے لئے حکومت پاکستان نے حصول تعلیم کے ساتھ ساتھ فوجی تربیت کے مواقع کالجز میں فراہم کر دیئے ہیں۔ ہر کالج میں انٹرمیڈیٹ لیول پر طلباء کے نیشنل کیڈٹ کور اور طالبات کے لئے ومن گارڈز کی تربیت کا انتظام کیا ہے جس کے تحت ہر سال افواج پاکستان کے نمائندے ہر کالج میں ایک ماہ تک طلباء کو فوجی تربیت دیتے ہیں۔

جماعت احمدیہ کا ادارہ نصرت جہاں اکیڈیمی جس کی بنیاد 1987ء میں رکھی گئی۔ اسے 1992ء میں محکمہ تعلیم حکومت پنجاب نے باقاعدہ منظور کر لیا اور اسی سال یہاں نیشنل کیڈٹ کور کی تربیت کا آغاز کر دیا گیا۔ 1993ء میں پہلی پاسنگ آؤٹ پریڈ میں 50 کیڈٹس نے حصہ لیا۔ جبکہ 1994ء اور 1995ء میں 56 کیڈٹس نے تربیت حاصل کی اور امسال 104 کیڈٹس نے تربیت مکمل کر لی ہے۔

مہمان خصوصی محترم کرنل ایاز محمود خان صاحب نے پریڈ کا معائنہ کیا اور اعزازی کیڈٹس میں انعامات تقسیم کئے۔

مہمان خصوصی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاسنگ آؤٹ پریڈ کا قابل تحسین معیار دیکھ کر مجھے انتہائی مسرت ہوئی ہے۔ عسکری تربیت کے میدان میں آپ کی مہارت اور تجربہ افواج پاکستان کے لئے تقویت اور حوصلہ افزائی کا باعث بنے گا۔ آپ کی عسکری تربیت پر مامور عملہ مبارکباد و شکریہ کا مستحق ہے جن کی انتھک محنت سے آپ نے عسکری تربیت میں قابل قدر معیار حاصل کیا ہے۔

مہمان خصوصی نے کہا کہ دفاع وطن اور وطن سے محبت دینی روایات اور اقدار کا حصہ ہے جسے ہمیشہ مدنظر رکھنا ضروری ہے آخر پر آپ نے اللہ تعالیٰ سے پاکستان کی ترقی اور سلامتی کے لئے دعا کی۔

تقریب کے اختتام پر جملہ مہمانوں کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوان متوجہ ہوں

○ وقف جدید کے تحت معلمین کی دو سالہ کلاس نئے سال میں شروع ہو گی۔

میٹرک پاس نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں اپنی درخواستیں صدر صاحب مقامی کی تصدیق سے درج ذیل کوائف کے ساتھ 31 دسمبر 96ء تک دفتر کو ارسال فرماویں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ عمر۔ تعلیم۔ سند کی فوٹو کاپی لف کریں۔

ناظم ارشاد وقف جدید

یاد رفتگان

یاد رفتگان کے متعلق ایک دفعہ پھر یہ بات کہنا ضروری ہے کہ جس کے متعلق آپ مضمون لکھ رہے ہیں اس شخص کی زندگی پر غور کیجئے اور جو نیکیاں اور اچھائیاں اس شخص میں آپ کو نظر آئیں وہ قلم بند کیجئے۔ ایسا نہ ہو کہ غور کرنے کے بغیر آپ لکھنا شروع کر دیں اور ہر وہ نیکی جو کہیں نہ کہیں آپ کو ملتی ہے اس شخص کی زندگی میں شامل کر دیں۔ چاہے اس میں وہ ہو یا نہ ہو۔

اس مضمون کو حقیقت نگاری کا آئینہ دار ہونا چاہئے۔ کسی ایک خوبی کا ذکر بھی قارئین کے دل میں نہ صرف دعا کا جذبہ پیدا کر سکتا ہے بلکہ اسے اپنانے کی خواہش بھی پیدا ہو سکتی ہے۔ پس اس بات کا خیال رکھئے کہ یاد رفتگان میں جس شخص کی زندگی کے متعلق آپ تحریر کرنا چاہتے ہیں صرف اس میں موجود خصائل اور خوبیوں کا ذکر کیا جائے۔ یہ بات یقیناً خدا تعالیٰ کو بھی پسند ہو گی اور ہمارے قارئین بھی اس حقیقت سے آگاہ ہوتے رہیں گے کہ ضروری نہیں کہ ہر شخص میں دنیا بھر کی سب خوبیاں موجود ہوں کسی میں کوئی خوبی ہے اور کسی میں کوئی۔ اگر ہم اس شخص میں موجود خوبیوں کا ذکر کریں چاہے وہ تعداد میں تھوڑی ہی ہوں تو یقیناً قارئین اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

○ گذشتہ دنوں کتاب لائف آفٹر لائف (زندگی کے بعد زندگی) کا تعارف الفضل میں چھپا تھا۔ بعض دوستوں نے پوچھا ہے کہ یہ کتاب کہاں سے مل سکتی ہے۔ مصنفہ کے قریبی ذرائع نے بتایا ہے کہ شکور بھائی چشمے والے گولبازار اور لجنہ اماء اللہ سے مل سکتی ہے۔ (ادارہ)

سال نو کا وعدہ

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے تحریک جدید کے سال نو (ترسٹھویں سال) کا اعلان فرما دیا ہے سبقت کے ثواب سے بہرہ ور ہونے کے لئے ایک تو اپنا وعدہ اولین موقعہ پر تحریک جدید کی عظمت اور اپنے دلی اخلاص کے معیار پر پورا اترنے والا پیش کریں اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا یہ ارشاد پیش نظر رکھیں فرمایا۔

”جو لوگ اپنی حیثیت سے زیادہ وعدے لکھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ان کی مدد کرتے ہیں“

وکیل المال اول تحریک جدید

بقیہ صفحہ 5

سکوں۔ آواز آئی کہ تیری عمر تیس سال بڑھا دی گئی ہے اب جبکہ 1996ء کو وفات ہوئی تو ان کی عمر پورے 86 سال تھی یہ ان کی خواب بالکل پوری ہوئی۔

آخر میں میں اپنی بہنوں اور بھائیوں سے اور اپنے بزرگوں سے دعا کی درخواست کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے میاں کو اپنے فضل و کرم سے اپنے قرب میں جگہ دے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ان کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

بقیہ صفحہ 5

لئے نکلے تھے۔ مجھے بس سٹاپ پر کھڑا دیکھ کر پہلے تو وہ آگے چلے گئے تھے اور کافی آگے آ کر ان کو خیال آیا کہ ٹریفک بند ہے لہٰذا انہوں نے آپس میں تبادلہ خیال کر کے فیصلہ کیا کہ وہ مجھے احمد نگر چھوڑ آئیں۔ اگرچہ انہوں نے صرف دار الصدر ربوہ تک ہی جانا تھا۔ اندھیرا ہونے کی وجہ سے خاکسار ان دوست کو شناخت کرنے میں ناکام رہا۔ احمد نگر بس سٹاپ پر اترتے وقت بھی میں نے پوری کوشش کی کہ ان کو پہچان سکوں مگر مجھے کامیابی نہ ہوئی۔ ان کا تعارف پوچھنے کی اس لئے جرأت نہ کر سکا کہ کہیں ان کو اس بات سے تکلیف محسوس نہ ہو۔

میں آج بھی ان کا ممنون احسان ہوں۔

کوئٹہ الیکٹرونکس
فون دکان: 583568
دکان 6 حکیم آرکیڈ حسین آگاہی۔ ملتان
ہمارے ہاں ہر قسم کے ٹی وی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
پروپرائیٹر:
چوہدری تجمل اشفاق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 18 - دسمبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 22 درجے سنٹی گریڈ

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے اپنے استعفے کے بارے میں محترمہ بے نظیر بھٹو کے بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں 3 فروری کو الیکشن کروا کر ہی جاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ محترمہ کو پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے بار بار افواہیں پھیلا رہی ہیں۔ حال تو یہ ہے کہ صدر فاروق لغاری بیٹھے ہیں اور وہ انہیں بھی فارغ کر رہی ہیں۔ ہم نے جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کرنا ہمارا فرض ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر بھٹو واہموں کا شکار ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ معراج خالد کے استعفیٰ کی اطلاع ہوتی تو بے نظیر کی بجائے کہیں اور سے آتی۔ انہوں نے کہا کہ کاغذات نامزدگی فارم کافی پیچیدہ ہے اسے کسی وکیل کی مدد کے بغیر پر کرنا مشکل ہے۔ حکومت کو بعض باتیں عوام پر چھوڑ دینی چاہئیں تھیں۔ ہم تو خود یہ چاہتے ہیں کہ سیاست سے گندے انڈے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ میں اے این پی سے اتحاد ٹوٹنے سے بچاؤں گا۔ لوٹوں کو ٹکٹ نہیں دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ 3 فروری کو عوام خود احتساب کریں گے۔

○ حکومت نے الیکشن کا ضابطہ اخلاق جاری کر دیا ہے۔ اس کا بنیادی عنصر یہ ہے کہ الیکشن مہم سادہ ہو گی۔ گھروں کی چھتوں پر بھی پارٹی پرچم نہیں لہرائے جائیں گے۔ دیواروں پر نعرے لکھنے بینر اور پوسٹر لگانے اور مخالفوں کے جلسوں میں شرارتیں کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ امیدوار نہ تو ترقیاتی کام کروائیں گے نہ وعدے کریں گے۔ بسوں ٹرکوں دیگر گاڑیوں کے جلوس یا مشعل بردار جلوس نکالنے۔ پبلسٹی کے لئے میڈیا پر دباؤ ڈالنے یا پاکستان کے تعلقات خارجہ کو متاثر کرنے والے بیانات پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ ایک دوسرے پر نکتہ چینی کرنے' فرقہ وارانہ جذبات کو ابھارنے ایک دوسرے کو کافر و غدار کہنے اور ہتک آمیز زبان استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔ کسی امیدوار کو اس کی جنس کی بناء پر تنقید کا نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔ سڑک اور عام لوگوں کے استعمال کی جگہ پر الیکشن کیمپ نہیں ہو گا۔ کیمپ سادہ ہو گا۔ ووٹروں کے لئے کھانے پینے کا انتظام نہیں ہو گا۔ امیدوار اپنے حلقے میں تین سے زیادہ مائیکروفون استعمال نہیں کر سکے گا۔ مائیک صبح گیارہ بجے سے شام چار بجے تک استعمال ہو سکے گا۔ امیدواروں کے بارے میں غلط اطلاعات کی تشہیر نہیں کی جائے گی۔ اس ضابطہ اخلاق پر عمل نہ کرنے کی صورت میں نااہلی کے علاوہ 6 ماہ قید اور جرمانے کی سزا ملے گی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ وزرائے اعظم سے امتیازی سلوک ہوتا رہا تو تاریخ دان اس دور کے بارے میں 20 برس کے بعد وہی لکھیں گے جو آج 50ویں دہائی کے بارے میں لکھ رہے ہیں۔ چھوٹا صوبہ اور سرائیکی عوام انصاف چاہتے ہیں۔ صدر کی موجودگی میں انصاف نہیں مل سکتا۔ دیکھوں گی کہ لاڑکانہ کی وزیر اعظم سے اسی طرح انصاف ہوتا ہے جس طرح لاہور کے وزیر اعظم سے ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں سندھ کارڈ استعمال نہیں کرتی۔ پاکستان کارڈ پر یقین رکھتی ہوں۔ انہوں نے کہا کہ صدر لغاری کابینہ کا اجلاس ایوان صدر میں طلب کرتے ہیں جو غیر آئینی ہے۔ لغاری نے صوابدیدی اختیار سے 22 کروڑ خرچ کئے۔ آرڈی ننس کے تحت قرض معاف کرانے والوں کو تحفظ دیا۔ صدر نے فوج' بیوروکریٹس اور تاجروں کو سازش کے تحت معاشی بحران کا تاثر دیا۔ انہوں نے اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نواز شریف الیکشن شیڈول سے قبل بحال ہو گئے تھے۔ ہماری درخواست کی سماعت ہی ابھی شروع نہیں ہوئی۔

○ نگران وزیر اعظم ملک معراج خالد نے کہا ہے کہ حکومت کسانوں کے جائز مسائل حل کرے گی۔ پانی کے حساب سے آبیانہ لیا جائے گا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے صدر مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ احتساب قانونی ہو یا عوامی 'گندے انڈے سیاست سے نکلنے چاہئیں۔ عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ ایسے امیدوار آگے لائیں جائیں جو قوم اور ملک کا درد رکھتے ہوں۔ اور کچھ کرنا چاہتے ہوں۔ برادری ازم ختم ہونا چاہئے۔ کاغذات نامزدگی جمع کرانے کے لئے کم وقت دیا گیا ہے۔ زیادہ دن ملتے تو امیدواروں کے چناؤ کے لئے اپنی مشق مکمل کرتے۔ مسلم لیگ کی سیاست فرقہ واریت سے بالا ہے۔ ایسا کوئی امیدوار سامنے نہیں لائیں گے جو محض فرقہ کی وجہ سے دوسرے کو گالی دے اور محاذ آرائی کرے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ انہوں نے معراج خالد کے استعفیٰ کی بات نہیں کی تھی۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میں ججوں کے فون کیوں ٹیپ کرتی میرے تو اپنے فون ٹیپ ہوتے تھے۔

○ حکومت سندھ نے ایم کیو ایم کے چھ سابق ارکان صوبائی اسمبلی سمیت 40 کارکنوں کے خلاف 51 مقدمات واپس لینے کا اعلان کر دیا ہے۔ ان مقدمات کا تعلق کراچی سے ہے۔ حیدر آباد سے تعلق رکھنے والوں کے مقدمات کا جائزہ اس ہفتے مکمل ہو جائے گا۔

○ سابق ایم پی اے ذوالفقار اعوان اور ان کے ساتھی کو نامعلوم افراد نے گولیاں مار کر اس وقت ہلاک کر دیا جب وہ اپنی کار میں جا رہے تھے نامعلوم حملہ آور فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ بے نظیر کیس کا فیصلہ میرٹ پر کریں گے۔ تاخیر کرنے کا تاثر غلط ہے۔ عدالت چاہتی ہے کہ یہ کیس جلد نبٹایا جائے۔ وکلاء اپنے دلائل مختصر رکھیں تو وقت کی اچھی خاصی بچت ہو سکتی ہے۔ چھٹیوں کے دوران سماعت نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کہا کہ 8ویں ترمیم کے بارے میں فیصلے کے دوررس اثرات مرتب ہوں گے۔ بے نظیر کیس کے بارے میں ابھی رائے دینا نہیں چاہتے۔ عدالتوں کا یہ کام نہیں کہ وہ سماعت سے پہلے کسی رائے کا اظہار کریں۔ رپورٹنگ کرنے والے صحافی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ عدالت کس طرف جا رہی ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ ہمارا کسی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں۔ ہمارے کرائے گئے شفاف انتخابات تاریخ کا حصہ بن جائیں گے۔ احتساب کا عمل سب کے لئے ہے ملکی سلامتی اور مستقبل عزیز ہے۔ انہوں نے کہا کہ نگران ٹیم سیاسی لوگوں پر مشتمل نہیں ہے اور نہ ہی سیاسی تنازعات اور بیان بازی میں ملوث ہے۔

○ سینٹ میں پیپلزپارٹی کے سینیٹروں کی نگران وزراء سے بار بار تلخی ہوتی رہی۔ نگران وزراء نے کہا کہ انتخابات ملتوی کرانے کے لئے ریفرنڈم کرائیں گے۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے سابق چیف جسٹس مسٹر جسٹس خلیل الرحمان نے سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے حلف اٹھالیا۔

○ حروں کے روحانی رہنما اور سندھ کے سیاسی لیڈر پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے احتساب کے لئے "اصل نگران" آنے والے ہیں۔ 3 فروری کو انتخابات کا انعقاد مشکل نظر آ رہا ہے۔

○ جعلی کاغذوں پر پلاٹوں کی الاٹمنٹ کے الزام میں جماعت اسلامی نے نواز شریف کے خلاف ریفرنس دائر کر دیا۔ اس میں الزام لگایا گیا ہے کہ مسٹر نواز شریف نے وزیر اعلیٰ کی حیثیت سے 15 مئی 1990ء کو ایک ہی شخص کی ہاتھ سے لکھی ہوئی سات درخواستوں پر دو دو کنال کے پلاٹ الاٹ کر دیئے۔

○ نصیر اللہ بابر' اشفاق تاج اور عمران اللہ خان کے خلاف ریفرنس دائر کر دیئے گئے۔

دانتوں کا معائنہ
مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
4-30 تا 30-6 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ
اقصیٰ چوک ربوہ

توجہ فرمائیں
ربوہ میں ریڈ انڈسٹریز کو کم سرمائے سے اپنا کاروبار کرنے کے خواہشمند سیلز کا تجربہ رکھنے والے احباب کی ضرورت ہے۔ تمام شہروں سے خواہشمند حضرات اپنے صدر کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں: 6/1 دارالرحمت وسطی ربوہ
فون نمبر: 211181

تیس سے جدید اور معیاری زیورات کا مرکز
انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ
فون: 213100

ہومیو پیتھک ادویات
جرمنی، پاکستانی، سیل بند، کھلی، پوٹنسی، مدر ٹنکچر، مفرد، مرکب، پلاسٹک، شیشے کے ڈراپرز، ٹیوبز، ملک شوگر گولیاں اور کتابیں
قیمت انتہائی کم
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ فون: 212399 211399

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے)
ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379